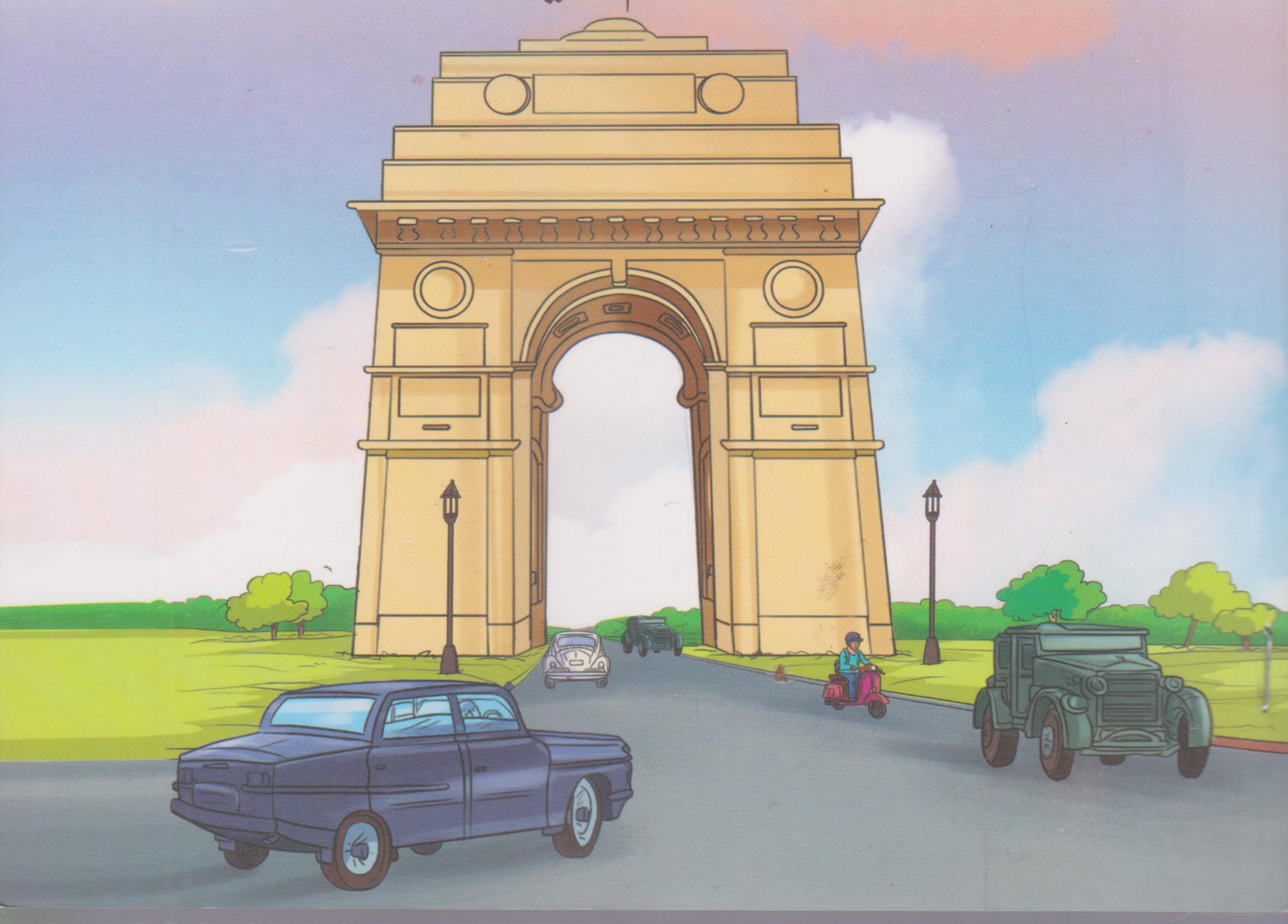
میں ہوں انڈیا گیٹ

سراج عظیم

مصور: غلام الدین



8 تا 12 سال کی عمر کے بچوں کے لیے

نئی نسل کی ذہنی نشوونما اور ان کے خوابوں کو پرواز عطا کرنے کے لیے قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تناظر میں عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ادب اطفال کی تخلیق و تشکیل کے لیے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے نئے اشاعتی مشن اور وژن کے تحت 18 تا 20 ستمبر 2024 ادب اطفال ورکشاپ کا انعقاد کیا تھا، جس میں بچوں کی نفسیات و ترجیحات کا خیال رکھتے ہوئے معتبر تخلیق کاروں کے تعاون سے دلچسپ اور معلومات افزا تخلیقی مواد تیار کیا گیا۔ یہ کتاب اسی ورکشاپ سیریز کی ایک کڑی ہے۔



ڈاکٹر شمس اقبال
ڈائرکٹر

ISBN 978-93-49533-23-3

پہلا ایڈیشن: 2025

تعداد: 1100

MAI HUN INDIA GATE
by Siraj Azeem

قیمت:-/40 روپے

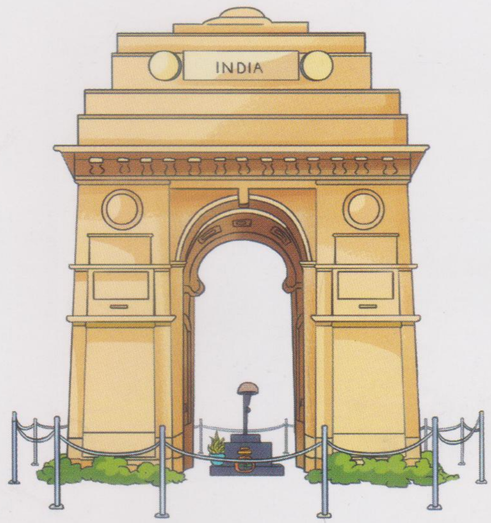
سلسلہ مطبوعات: 2174

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی-110025
فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک-8، آر-کے-پورم، نئی دہلی-110066 فون نمبر: 26109746
فیکس: 26108159 ای-میل: ncpulsaleunit@gmail.com
ای-میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: ہائی ٹیک گرافکس F-28/3، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز-2، نئی دہلی-110020

میں ہوں انڈیا گیٹ

سراج عظیم

مصور: غلام الدین



قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، دہلی

صفوان گرمیوں کی چھٹیاں منانے بنارس سے دہلی اپنے ماموں کے یہاں آیا تھا۔ اس کو دہلی کے تاریخی مقامات دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ صبح سے انڈیا گیٹ گھومنے کی ضد اپنے ماموں سے کر رہا تھا۔ اس کے ماموں نے اسے بتایا تھا کہ شام میں انڈیا گیٹ رنگ برنگی روشنیوں میں بہت خوبصورت لگتا ہے۔ اس وقت تک دھوپ اور گرمی بھی کم ہو جاتی ہے۔



صفوان بڑی بے چینی سے شام کا انتظار کر رہا تھا۔ جیسے ہی شام ہوئی وہ تیار ہو کر اپنے ماموں کے پاس آگیا" چلیے ماموں انڈیا گیٹ گھومنے، شام ہو گئی" اس نے بڑے پر جوش لہجے میں کہا۔

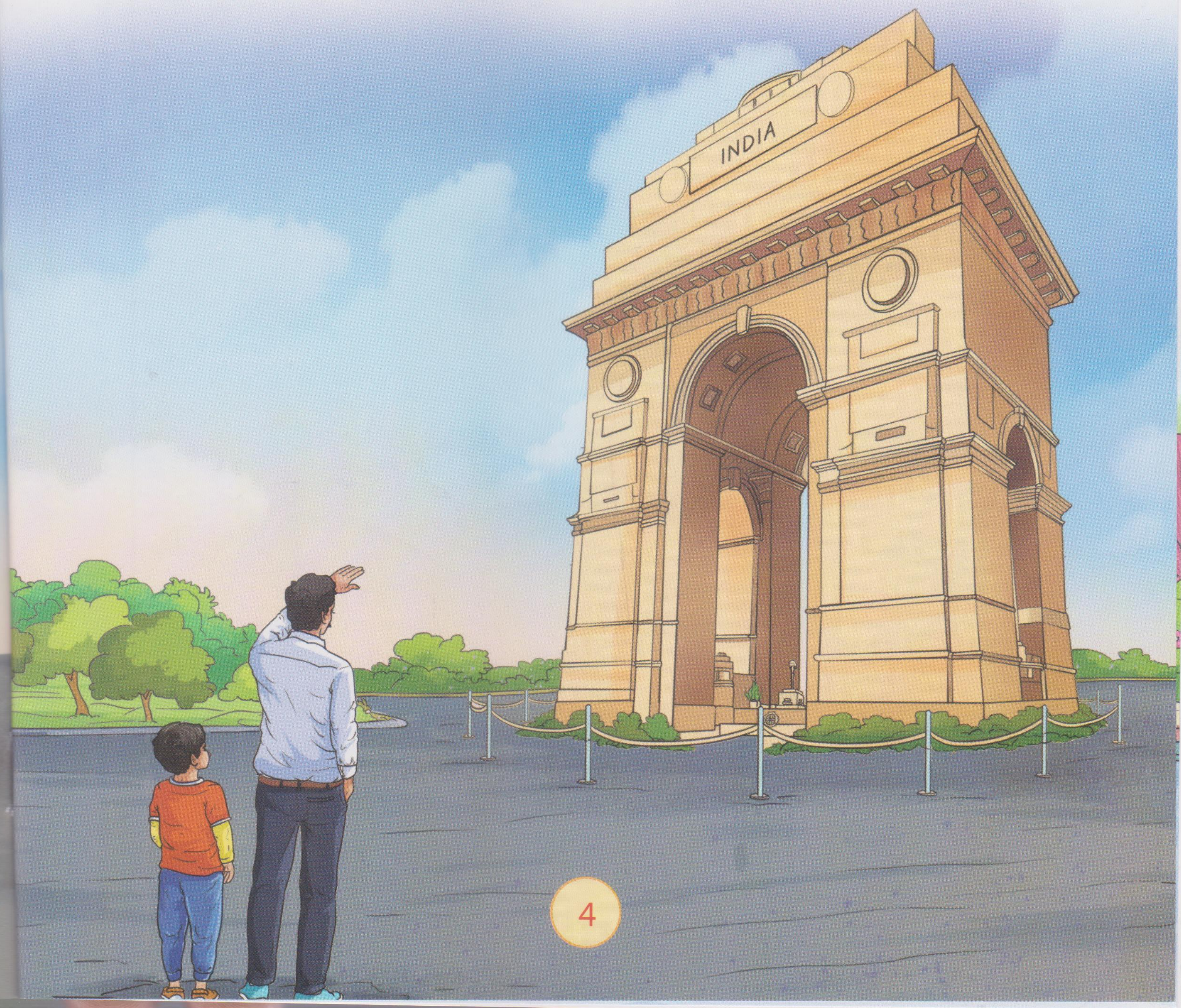
" ارے! واہ بیٹا صفوان! تم تو بڑے اچھے ہو، صحیح وقت پر تیار ہو گئے۔ بس ابھی چلتے ہیں۔" ان کے ماموں خوش ہوتے ہوئے بولے۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ماموں کے ساتھ انڈیا گیٹ پہنچ گیا۔

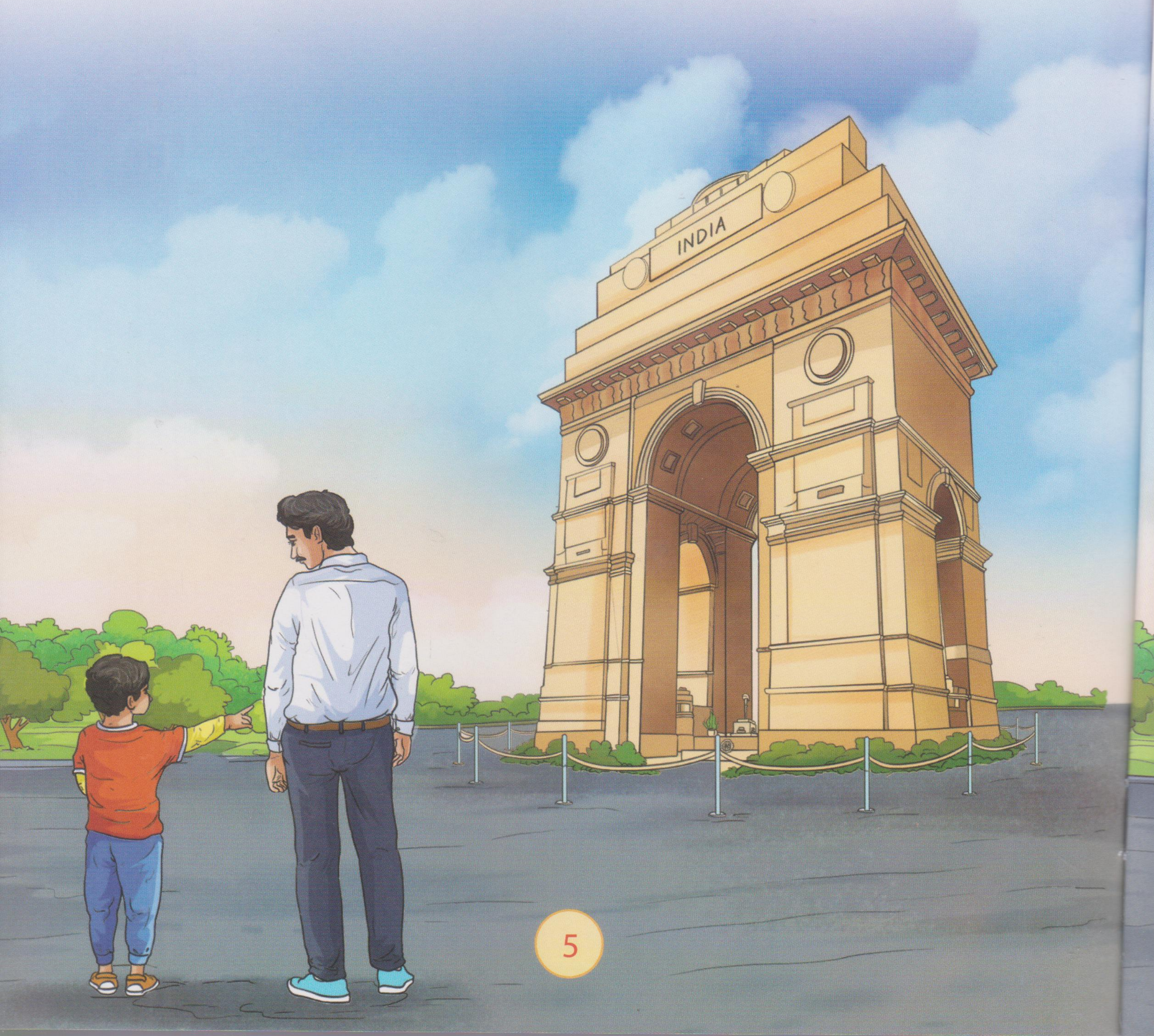


"ماموں! رنگ برنگ کی روشنیوں میں انڈیا گیٹ کتنا خوبصورت لگ رہا ہے" وہ چہکتے ہوئے بولا۔

"ہاں بیٹا، رات میں رنگین لائٹس سے جگمگاتا انڈیا گیٹ بہت خوبصورت لگتا ہے تبھی تو لوگ دور دور سے اسے رات میں دیکھنے آتے ہیں" ماموں نے تائید کی۔

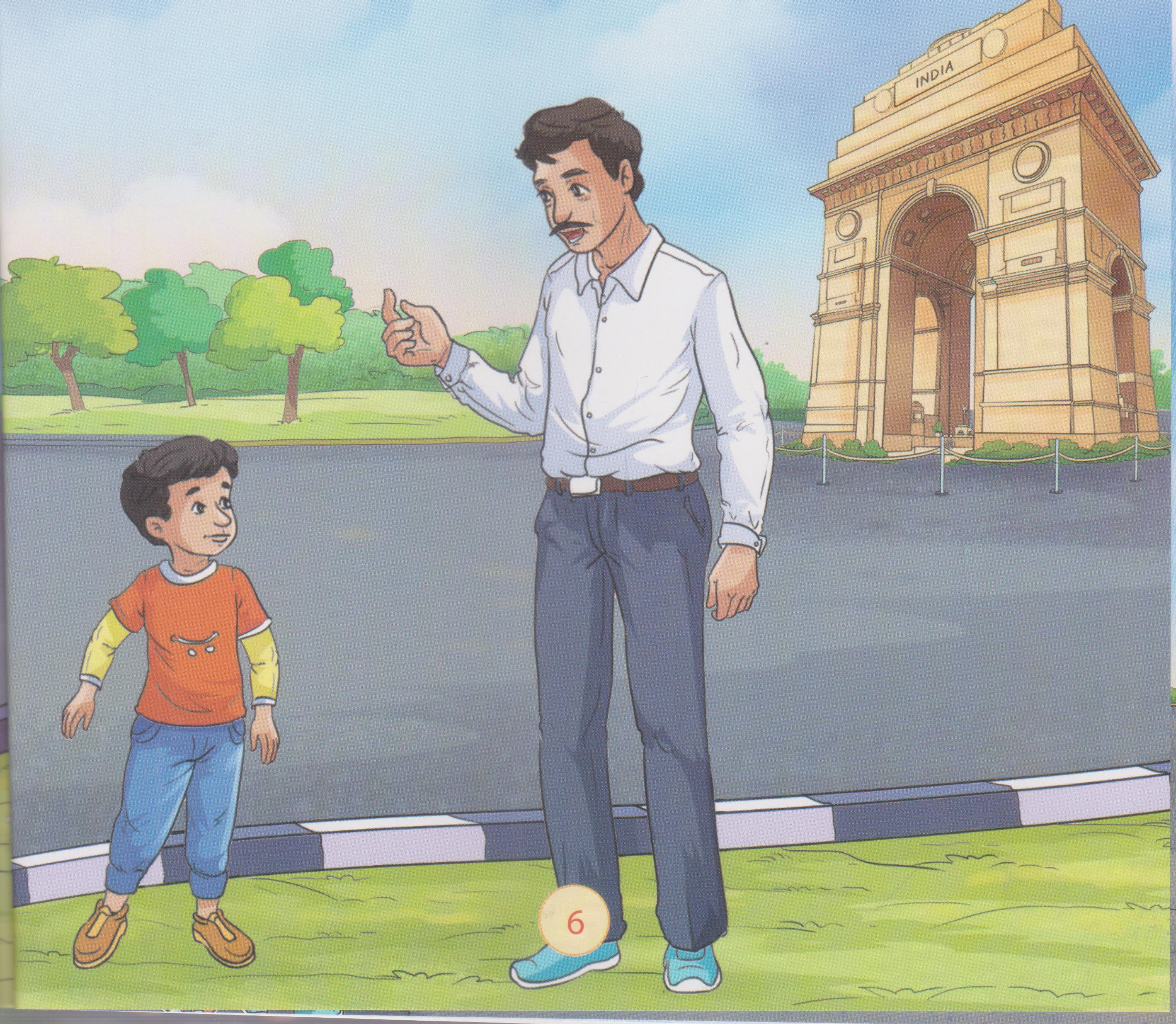


”ماموں! میرا دوست بتا رہا تھا کہ یہ لڑائی میں شہید ہونے والے ہندوستانی فوجیوں کی یاد میں بنایا گیا تھا کیا یہ سچ ہے؟“ صفوان نے ماموں سے پوچھا۔



ہاں بیٹا! ”تمھارے دوست نے صحیح بتایا۔ یہ گیٹ برٹش ملٹری میں دوسری جنگ عظیم اور افغانستان سے جنگ کے دوران شہید ہونے والے ہندوستانی سپاہیوں کی یاد میں خراج عقیدت کے لیے یادگار کے طور پر بنایا گیا تھا۔“

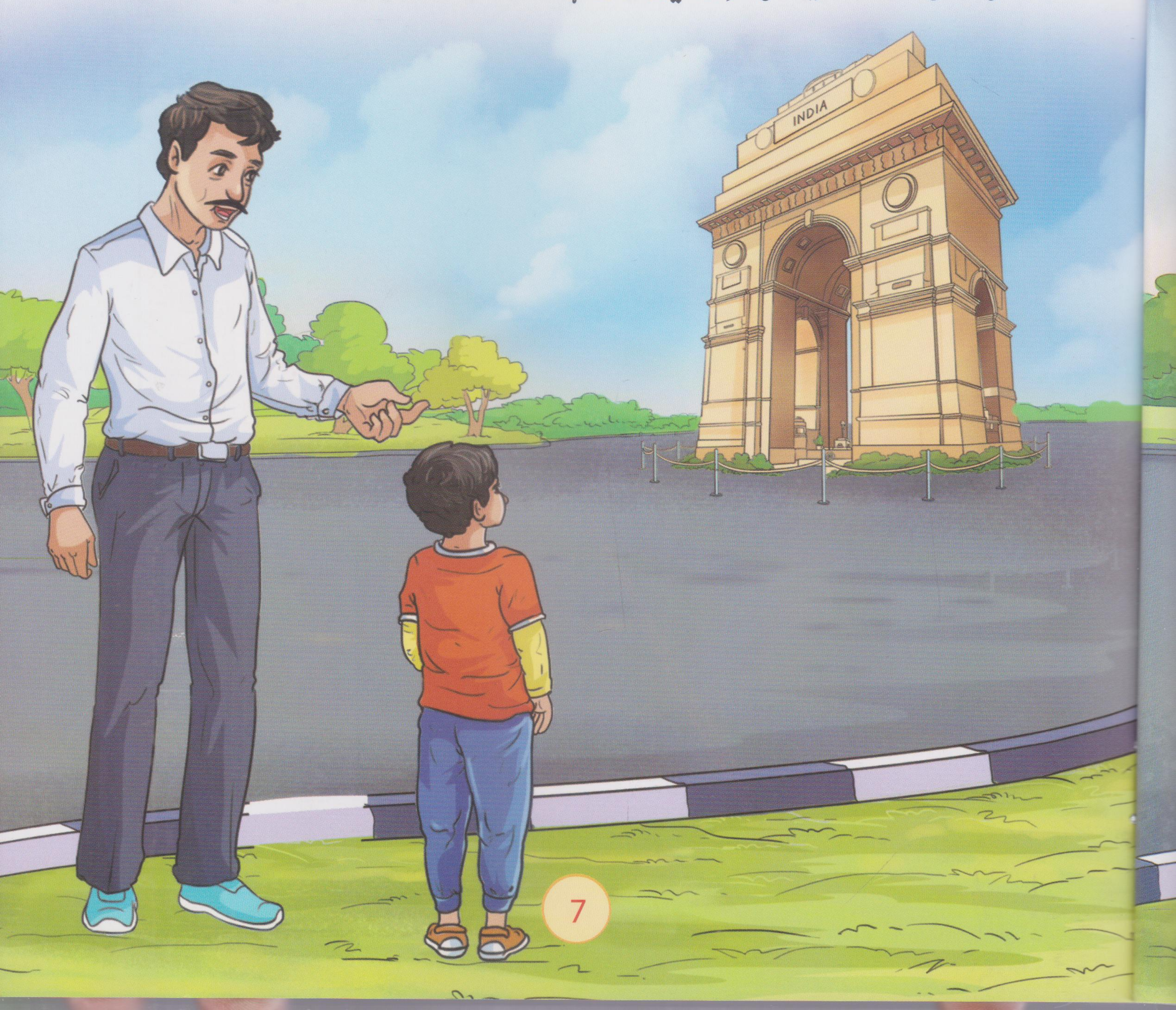
ماموں نے جواب دیا۔



”اس کو کس نے بنایا تھا اور یہ کتنے دن میں بن کر تیار ہوا تھا؟“صفّو نے ایک اور سوال کر دیا۔

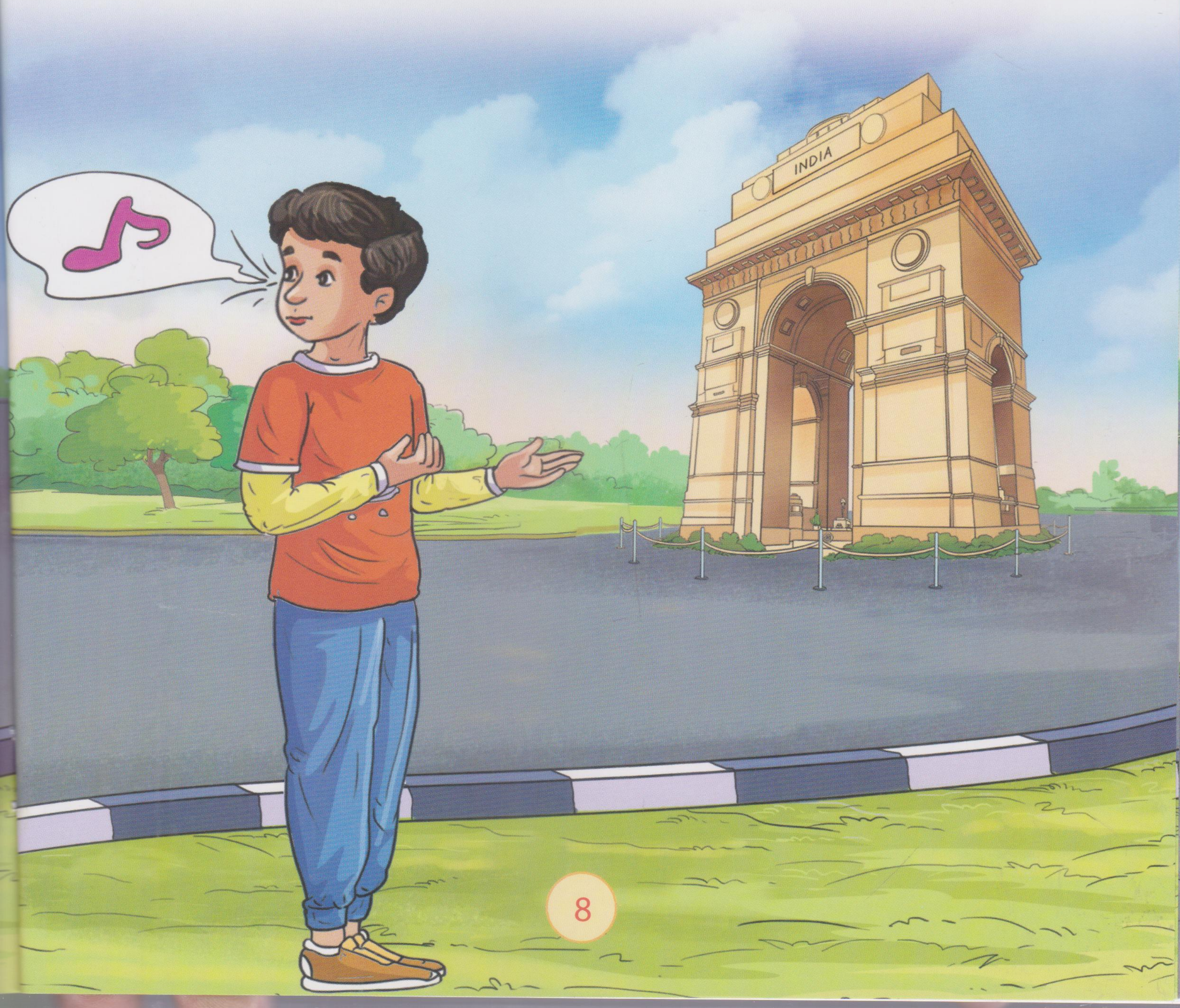
”بتاتا ہوں، غور سے سننا۔“

”جی ماموں!“صفّو نے گیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔



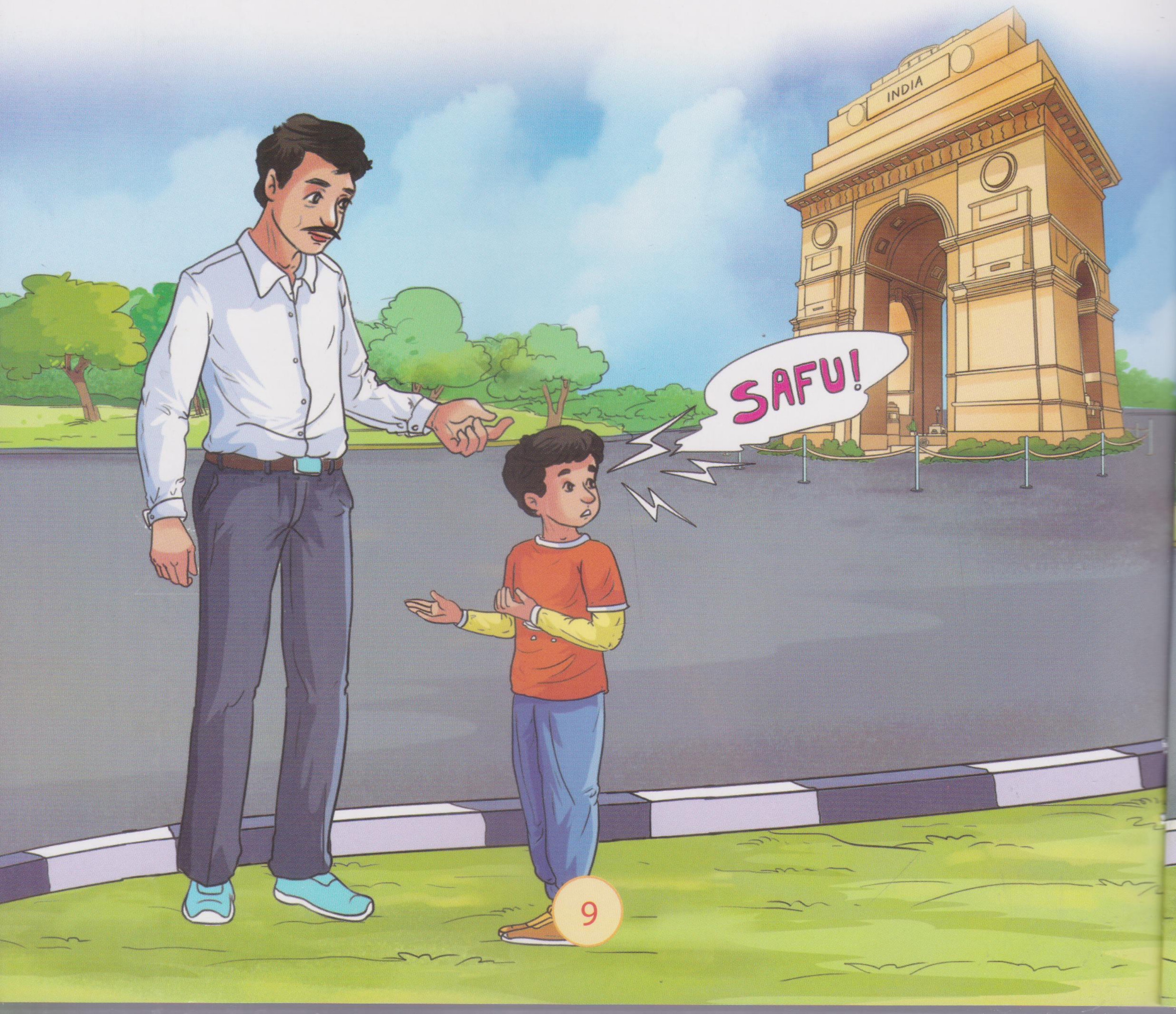
ماموں نے جیسے ہی انڈیا گیٹ کے بارے میں بتانا شروع کیا، صفوان کو لگا جیسے خود انڈیا گیٹ ان سے باتیں کر رہا ہو۔ جیسے وہ خود اپنے بارے میں بتا رہا ہو۔

اس کے کانوں میں ایک سیٹی کی آواز بھی سنائی دی جیسے کوئی بلا رہا ہو۔



اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ وہ پھر ماموں کی طرف مڑ گیا۔ ایک بار پھر اس کے کانوں میں سیٹی کی آواز سنائی دی، اس بار آواز تیز تھی۔

اس بار اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اس کا نام لے کر بلا رہا تھا۔ ''اے صفّو ادھر''



"تم کون ہو؟ مجھے تم دکھائی کیوں نہیں دیتے"، اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"ادھر دیکھو! میں تمھارے سامنے ہوں۔" آواز آئی

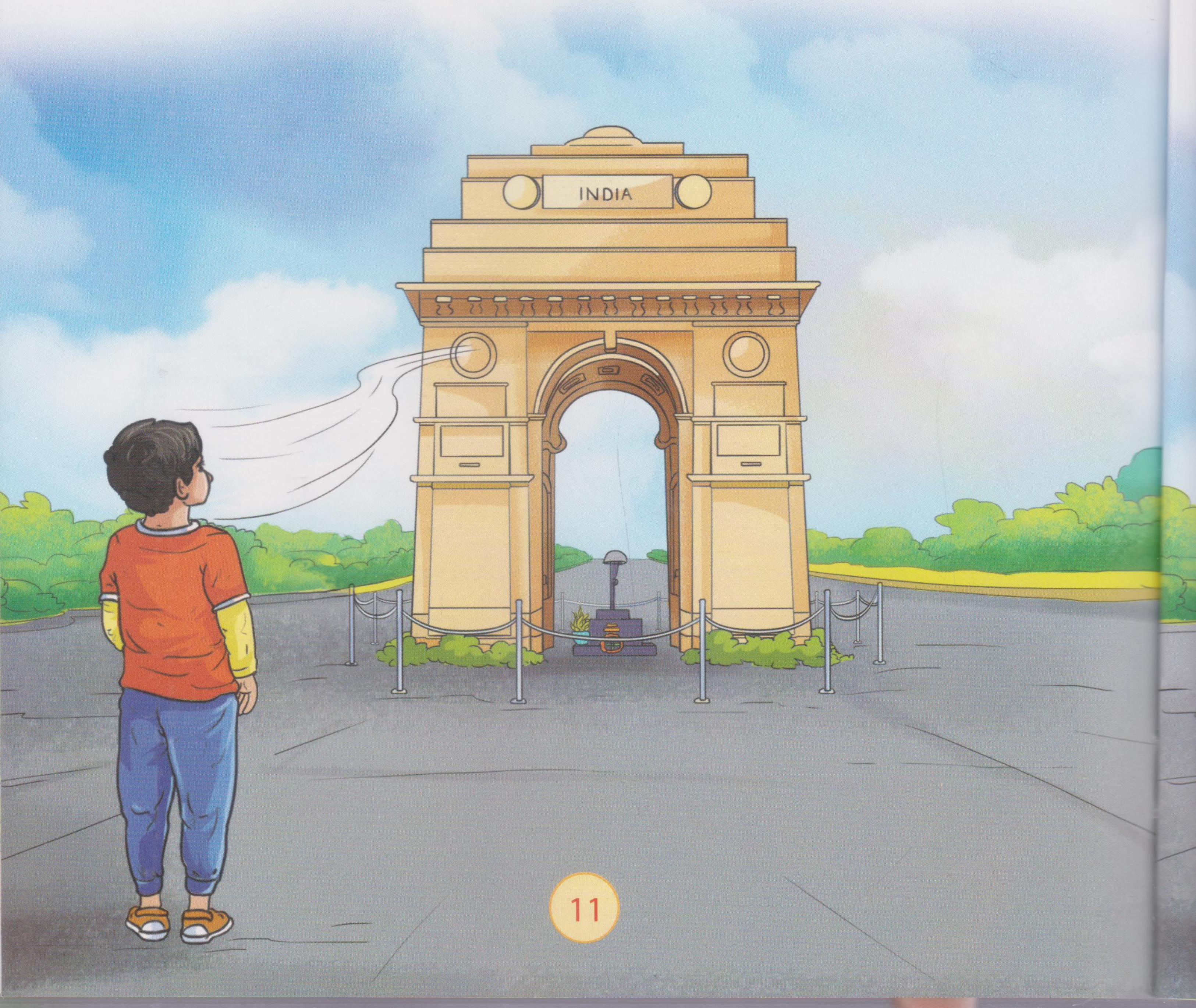
"ارے کدھر ہو؟!! مجھے تو دکھائی نہیں دے رہے ہو" صفوان جھنجھلا کر بولا۔

"ارے! میں تمھارے سامنے ہوں میرے چھوٹے دوست، یہ میں ہوں انڈیا گیٹ"

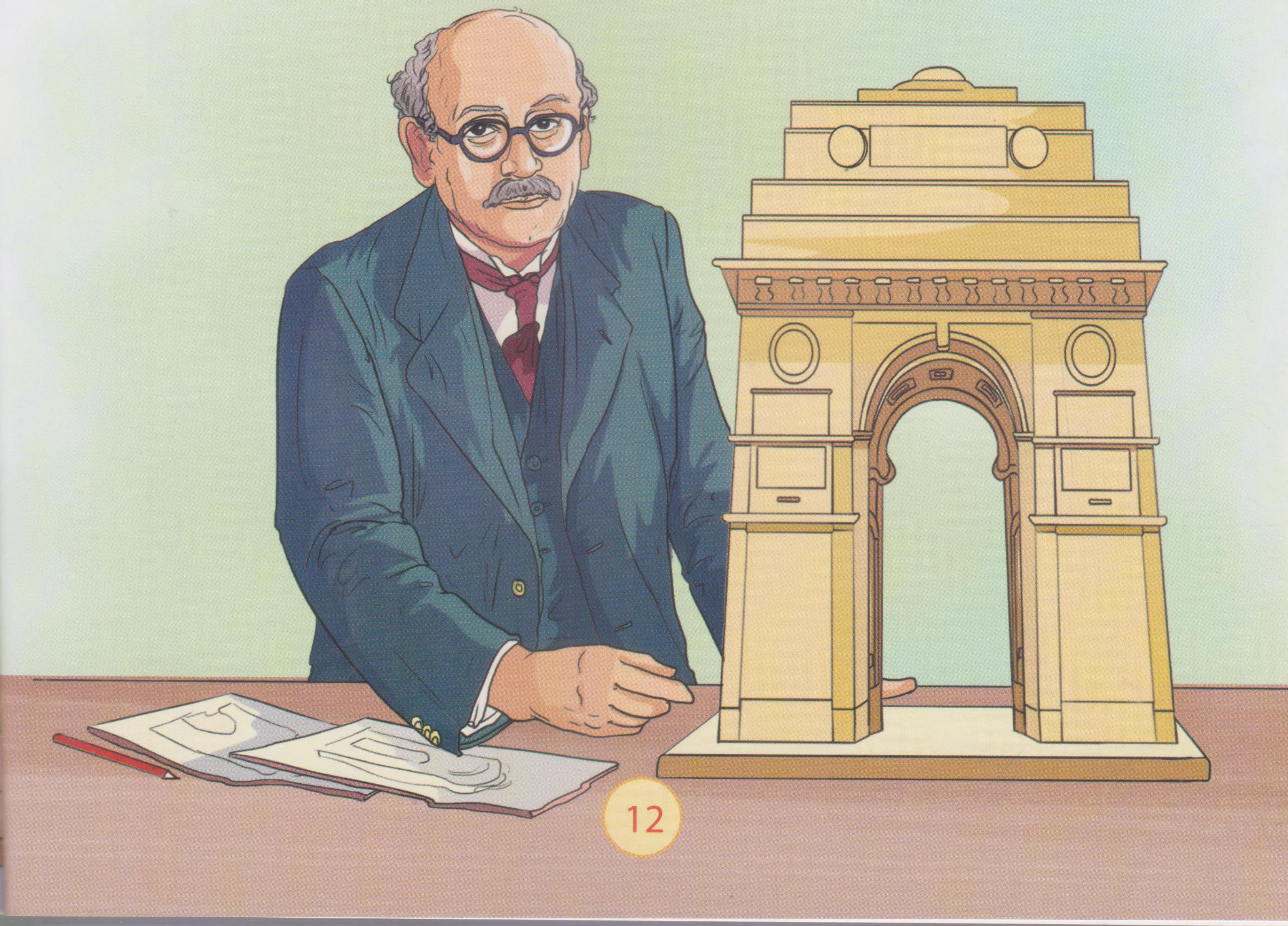


اچھا!”تو تم انڈیا گیٹ ہو!“ صفوان تعجب سے بولا۔

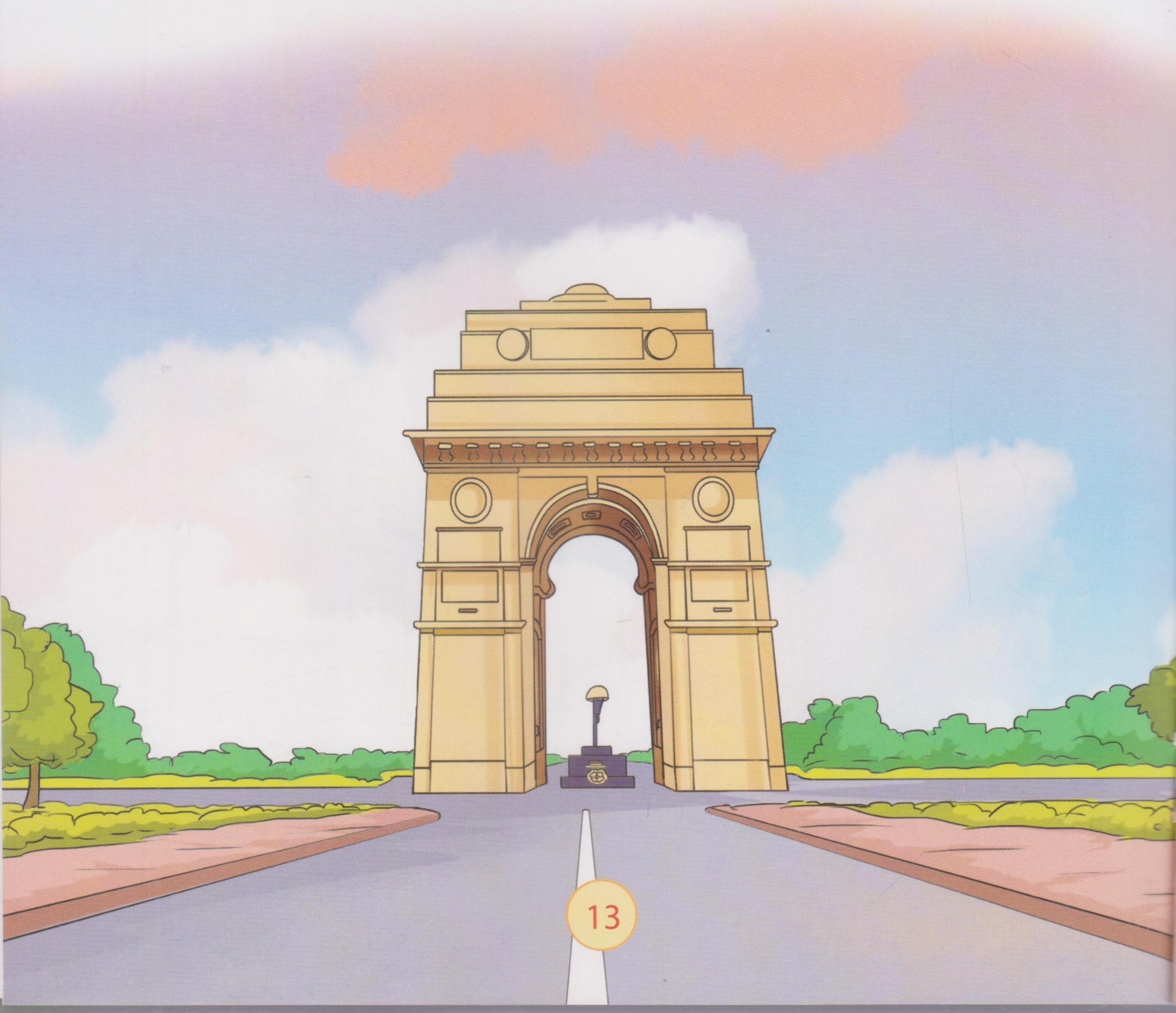
ہاں صفّو!”میں انڈیا گیٹ ہوں۔ تم میرے بارے میں جاننا چاہتے ہو نا، میں تمھیں اپنی کہانی سناتا ہوں۔ غور سے سنو۔“



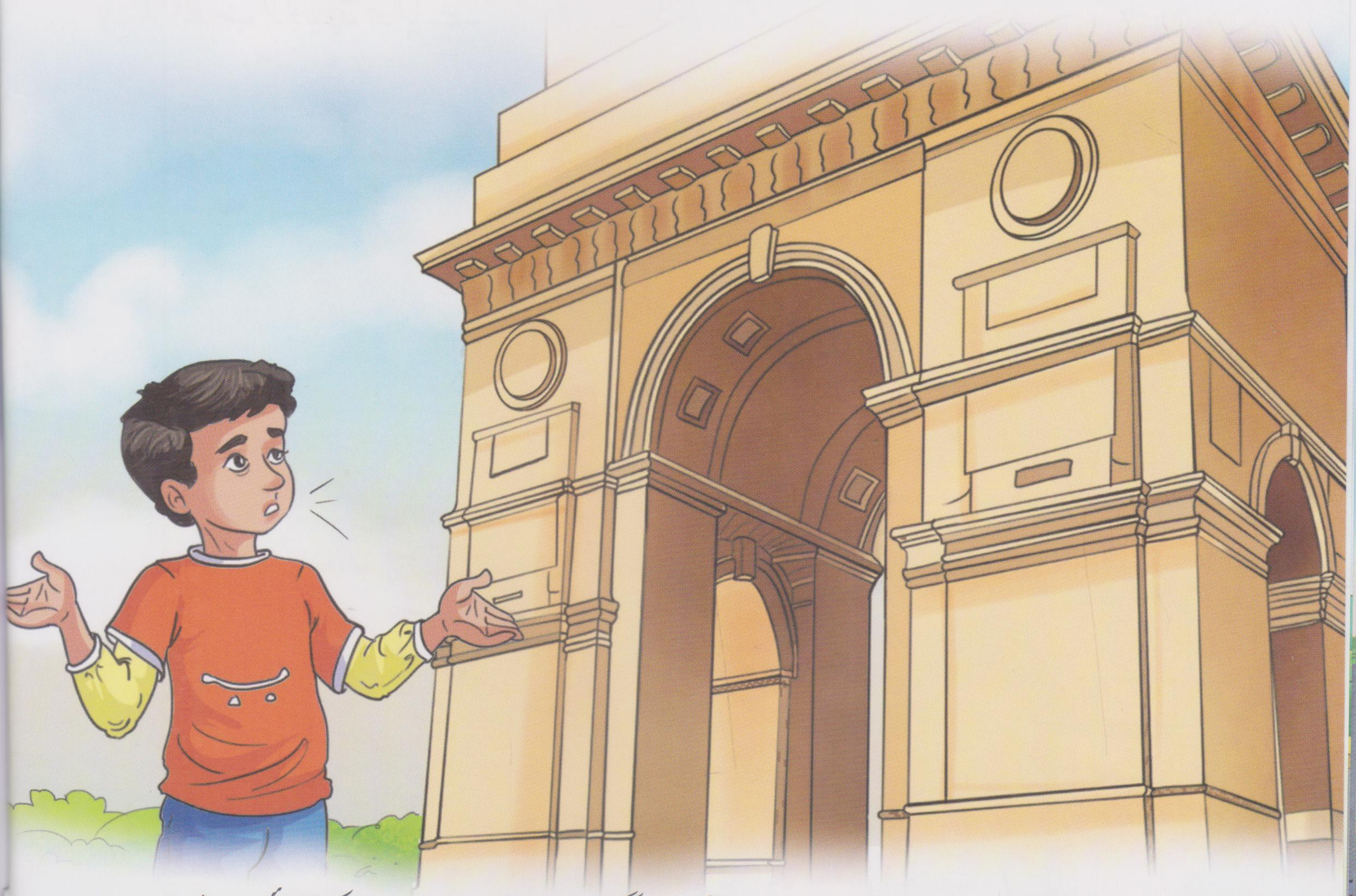
”مجھے اس وقت کی برطانیہ حکومت کے ایک ادارے نے جو جنگ میں شہید سپاہیوں کی قبریں بناتا تھا، اس کے ذریعے تعمیر کیا گیا۔ میرا ڈیزائن اس وقت کے مشہور آرکیٹیکٹ سر ایڈون لوٹینس (Sir Edwin Lutynes) نے تیار کیا۔“



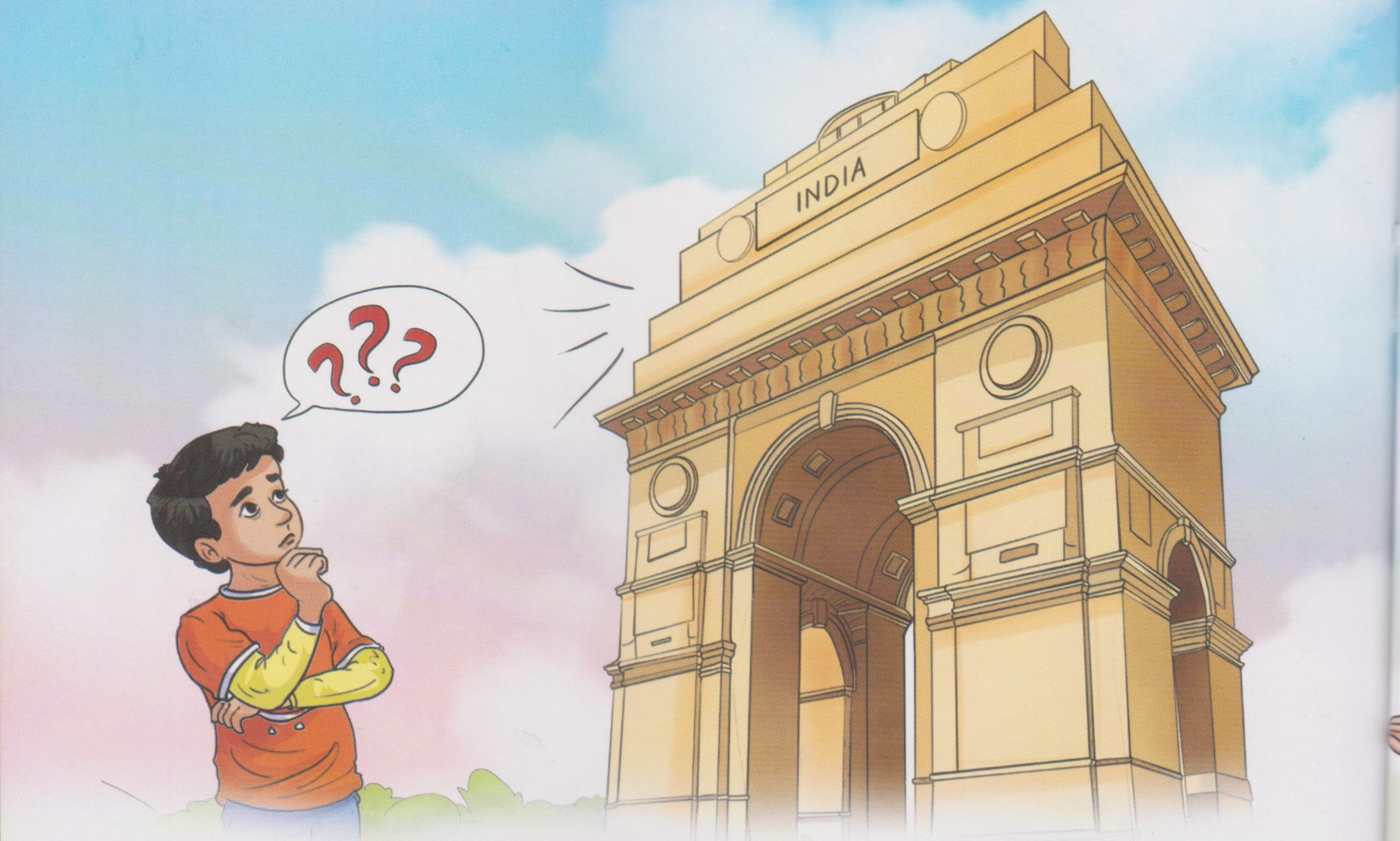
"آج میں انڈیا گیٹ کے نام سے جانا جاتا ہوں مگر تمہیں معلوم ہے، میں پہلے ہندوستانی جنگی شہید یادگار All India War Memorial کے نام سے جانا جاتا تھا۔ میں جہاں ہوں، پہلے یہ راج پتھ یا کنگس وے (Kings Way) جواب کرتویہ پتھ ہو گیا ہے۔"



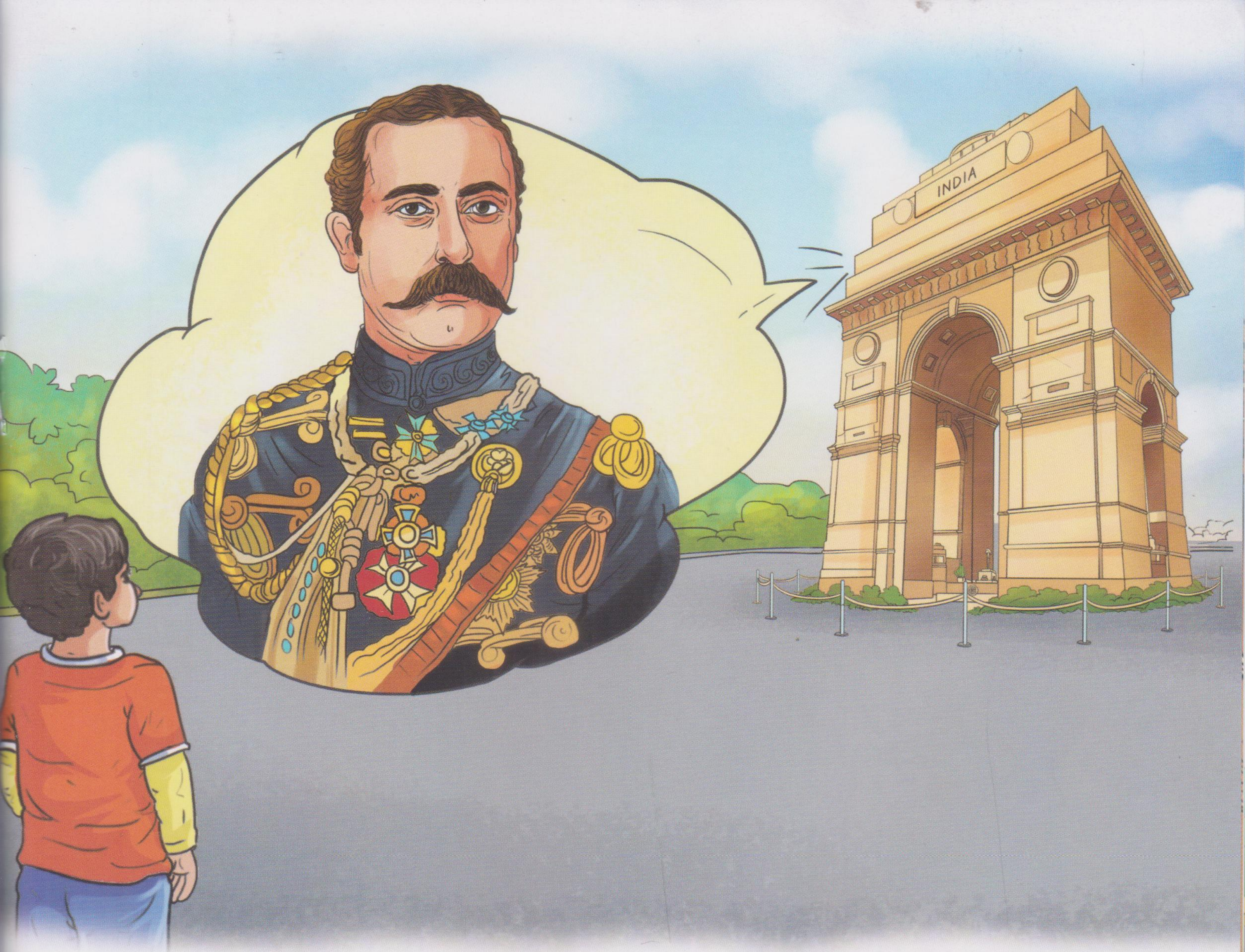
”برطانوی حکومت نے مجھے پہلی عالمی جنگ میں شہید ہونے والے تقریباً70 ہزار اور افغانستان جنگ میں شہید ہوئے تقریباً15 ہزار سپاہیوں کے شہید ہونے پر ان کو خراج عقیدت کے لیے یادگار کے طور پر بنوایا تھا۔“



صفوان نے کہا ”میرا دوست کہہ رہا تھا کہ انڈیا گیٹ انگریزوں کے خلاف آزادی کی لڑائی میں شہید ہونے والے ہندوستانی سپاہیوں کی یاد میں، جن کے نام تمھارے اوپر لکھے ہوئے ہیں، بنوایا گیا تھا۔“

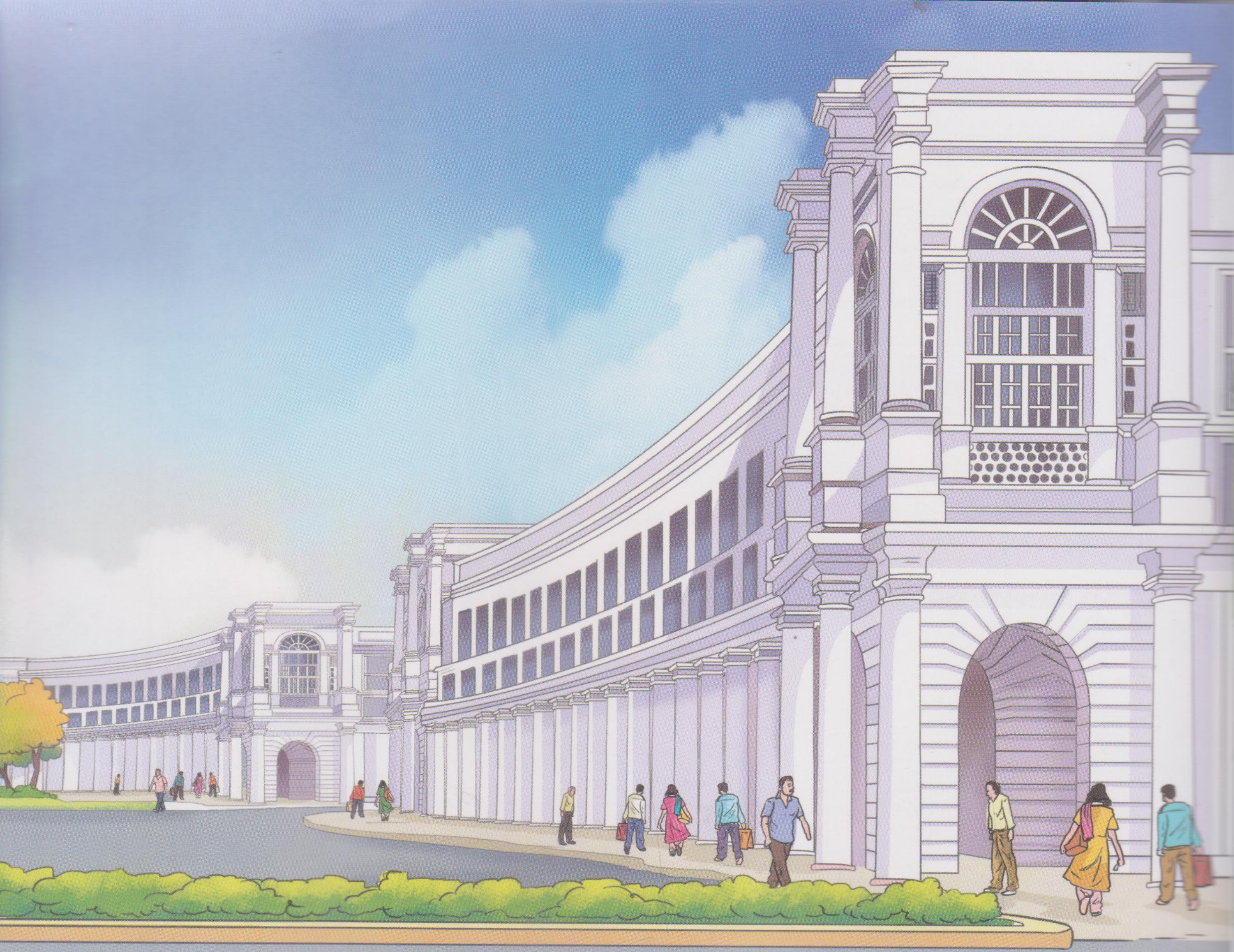


”یہ غلط ہے۔ میرے اوپر ان سپاہیوں کے نام ہیں جو اس وقت کی برطانوی ہندوستانی ملٹری میں تھے، اس میں کچھ انگریز سپاہی اور آفیسر بھی تھے، جنھوں نے برطانیہ کی طرف سے افغانستان سے جنگ کی تھی۔ مجھے انگریزوں نے ان کی یاد میں تعمیر کرایا تھا۔ پھر تم خود سوچو اگر وہ سپاہی برطانیہ کے خلاف جنگ کرتے تو کیا وہ مجھے بنواتے“، انڈیا گیٹ بولا۔



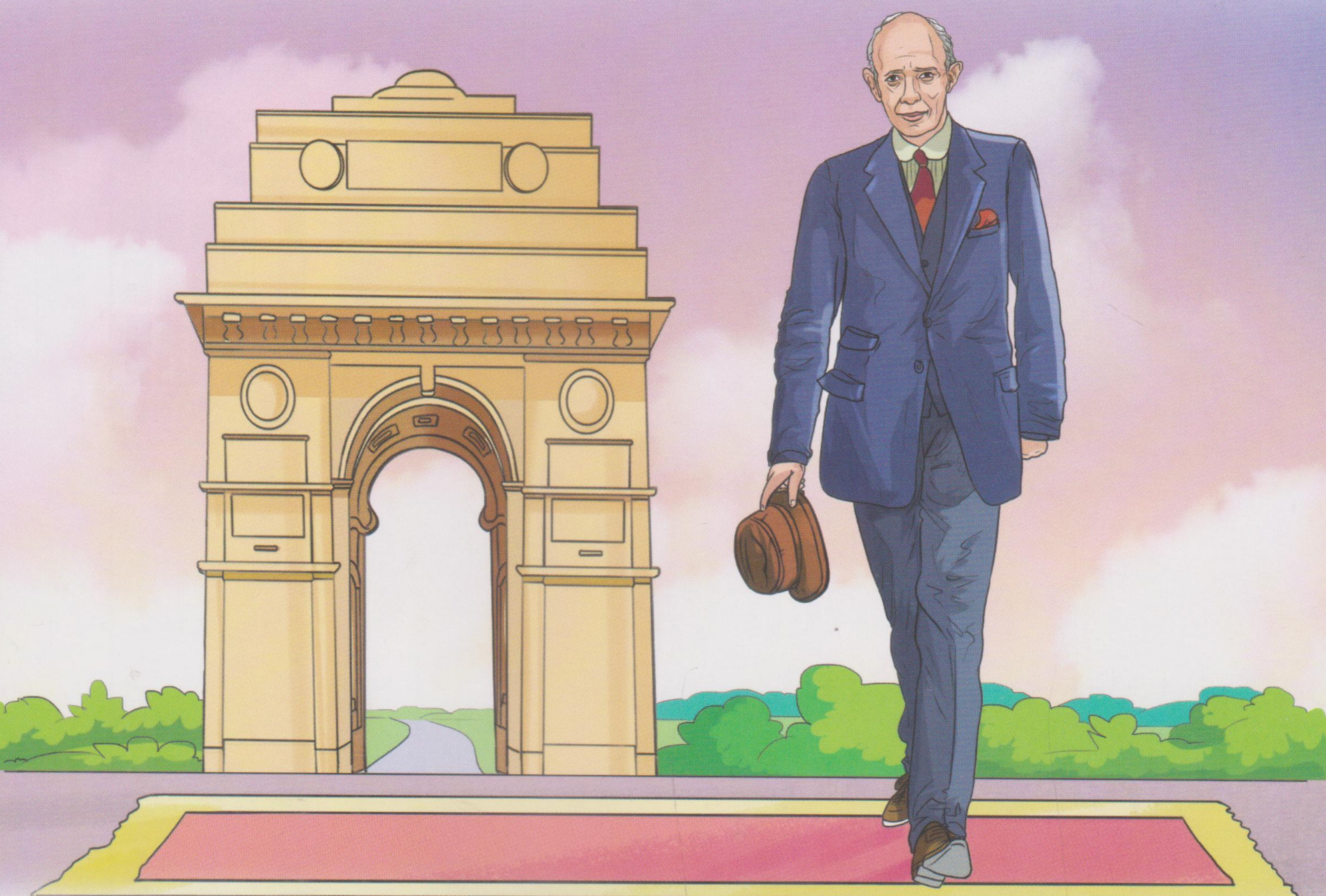
”ہاں یہ بات تو تم صحیح کہہ رہے ہو۔ اس کا مطلب لوگوں کو غلط معلومات ہے“ صفوان سوچتے ہوئے بولا۔

”چلو اب آگے کی کہانی سنو“ پھر آواز آئی ”میر اسنگ بنیاد مہارانی وکٹوریہ کے تیسرے بیٹے ڈیوک آف کناٹ (Duke of Connaught) نے 10 فروری 1921 میں رکھا تھا۔“



ابھی انڈیا گیٹ بتا ہی رہا تھا کہ صفوان پھر بیچ میں بول پڑا، ”یہ وہی پرنس ڈیوک ہے جس کے نام سے نئی دہلی اسٹیشن کے پاس گول چکر دار بازار کناٹ پلیس بنا ہوا ہے۔“

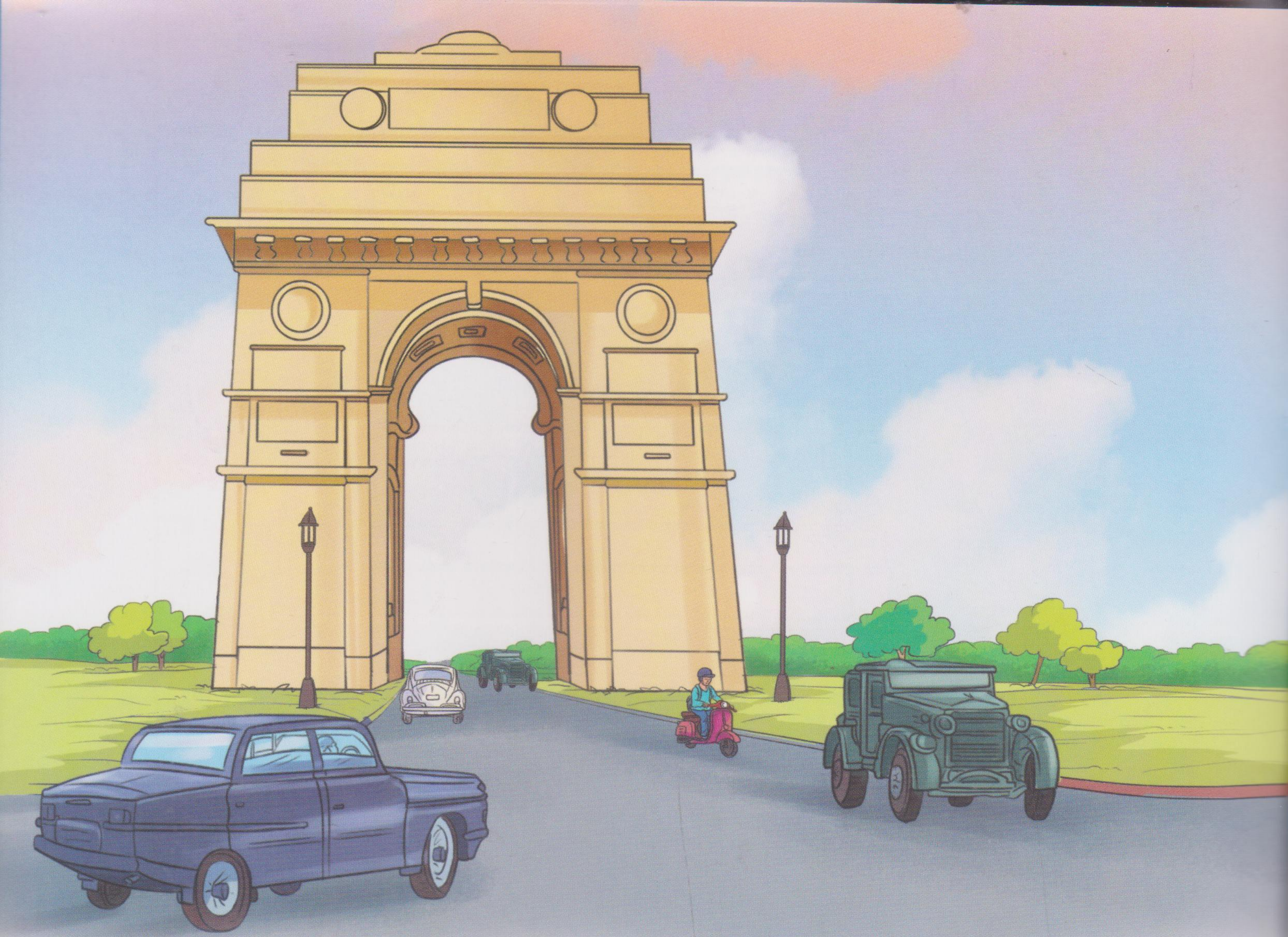
ہاں صفّو! ”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔“ انڈیا گیٹ بولا۔



"اچھا تم کتنے دن میں بن کر تیار ہوئے؟" صفوان نے پوچھا۔

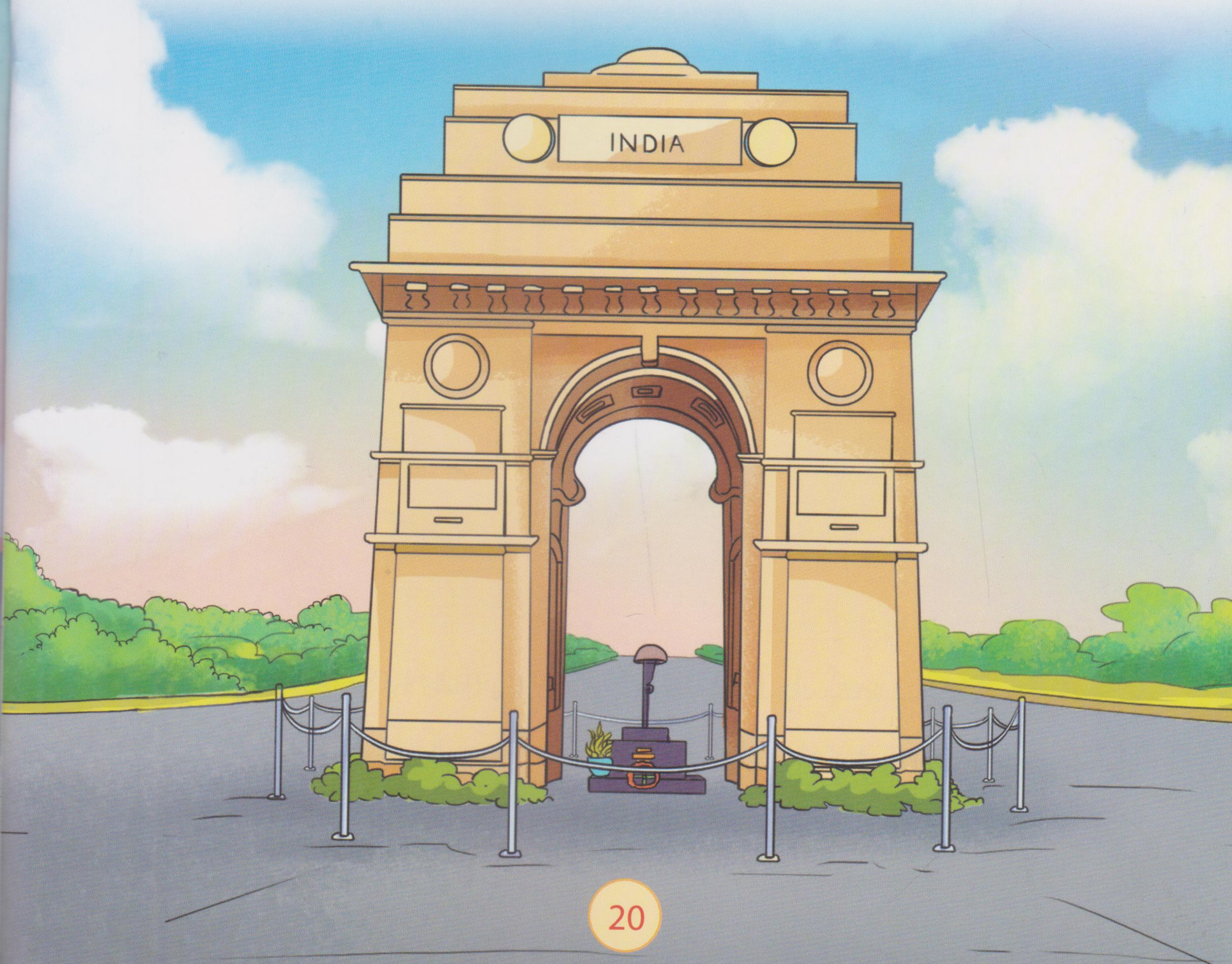
ہاں! "مجھے بننے میں پورے دس سال لگے یعنی 1931 میں۔ اسی سال نئی دہلی کو جدید ہندوستان کی راجدھانی بنایا گیا تھا۔

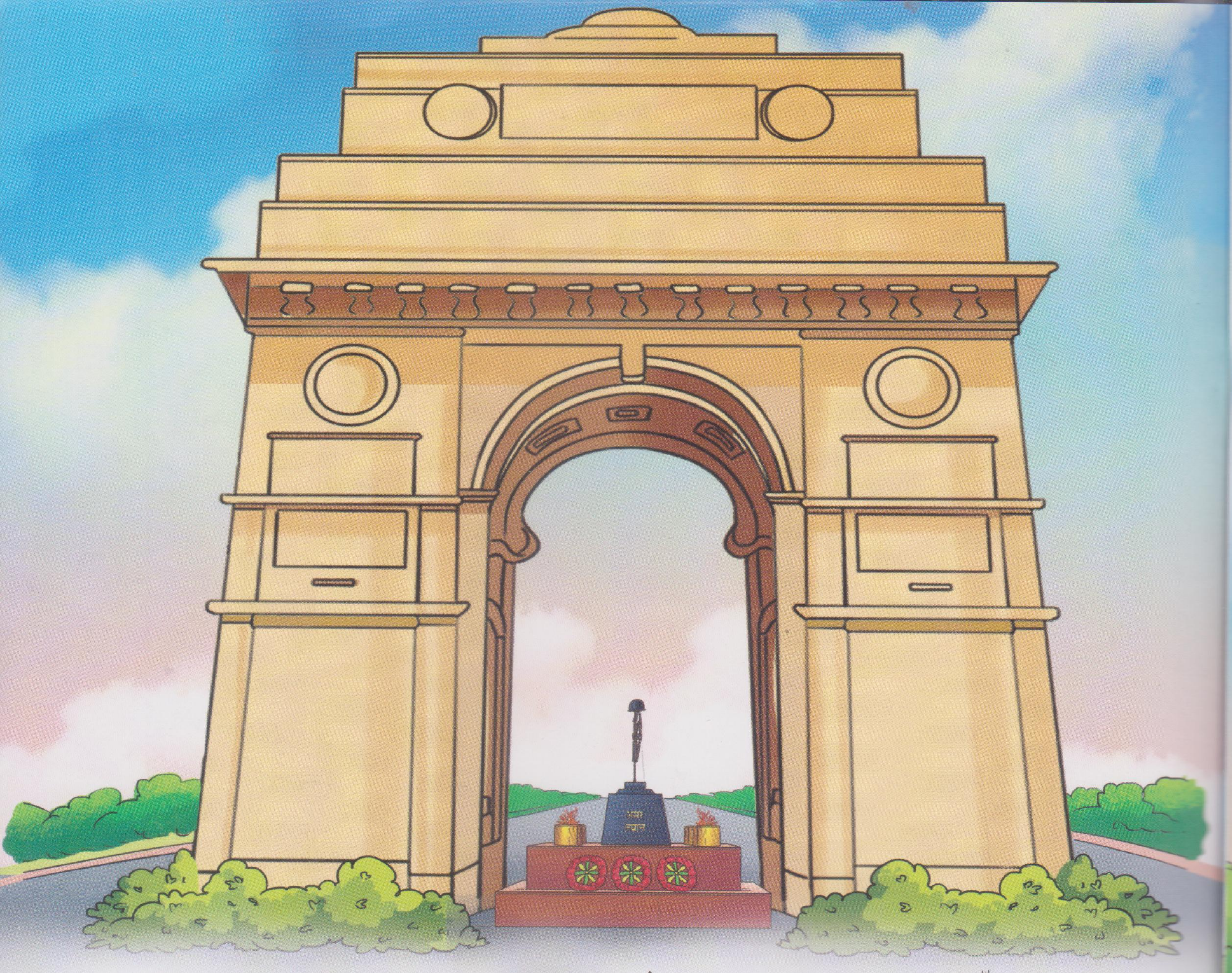
میرا افتتاح اس وقت کے وائس رائے لارڈ ارون (Lord Irwin) نے 12 فروری 1931 کو کیا تھا۔



میری اونچائی 42 میٹر (138 فٹ) اور چوڑائی 9.1 میٹر (30 فٹ) ہے۔ مجھے بنانے کے لیے راجستھان کے بھرت پور سے گلابی اور ہلکے پیلے رنگ کے پتھر منگا کر ان کا استعمال کیا گیا۔ جب میرا افتتاح ہو گیا تو میرے نیچے سے سواریاں اور کاریں گزرتی تھیں۔" انڈیا گیٹ نے یہ کہا ہی تھا کہ صفوان ایک بار پھر بیچ میں بولا۔

"ارے! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تمھارے نیچے تو اس کالے چبوترے پر الٹی بندوق اور اس پر ہیلمیٹ رکھی ہوئی ہے۔
دوسری بات تمھارے چاروں طرف گولائی میں چھوٹے چھوٹے کھمبے ہیں، جن میں زنجیر پڑی ہے تو نیچے سے کار کیسے
جا سکتی ہے؟۔"

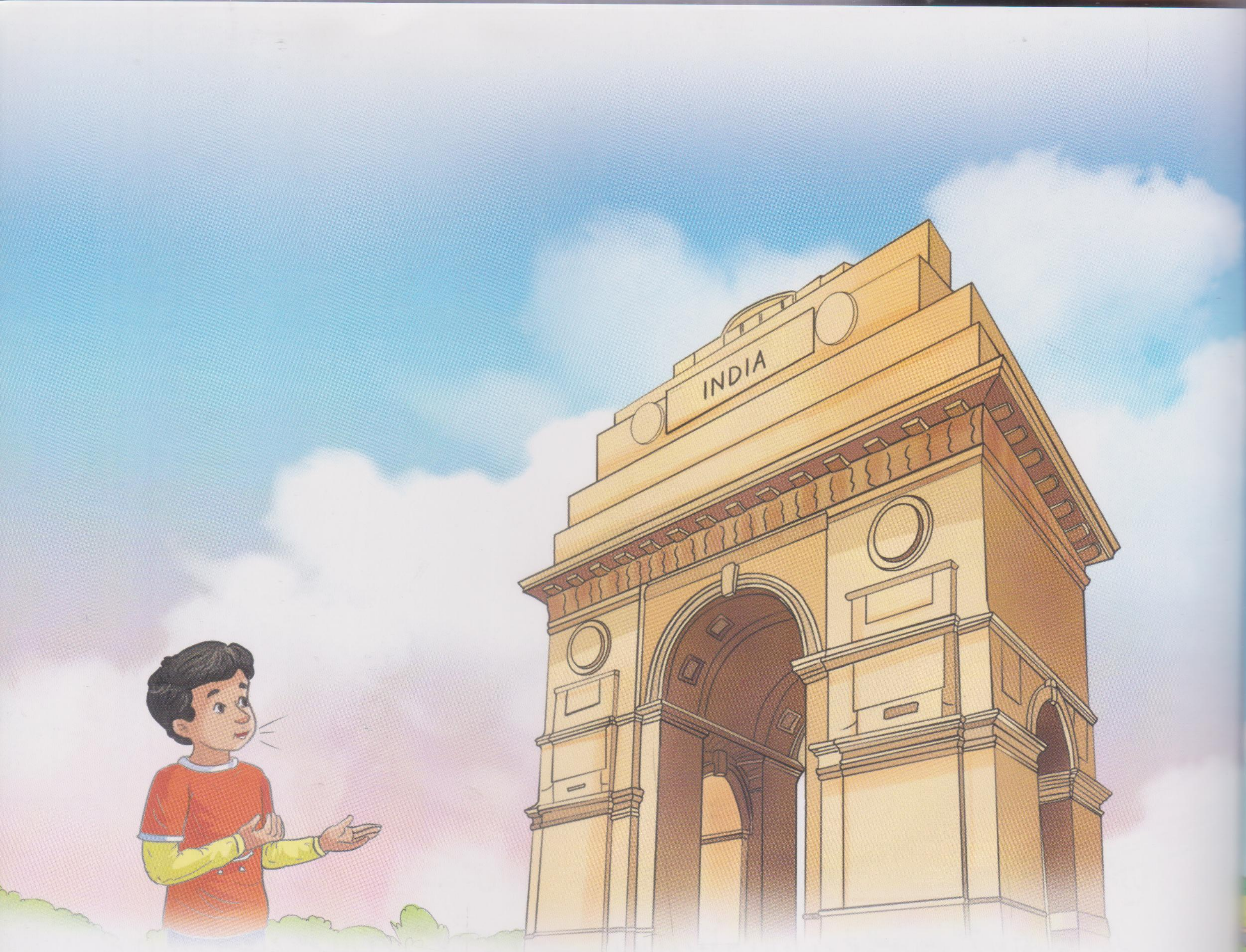




”ارے! صفّو تم بہت جلد باز ہو پوری بات سنتے نہیں ہو اور بیچ میں بول دیتے ہو۔ سنو جب 1971 میں بنگلہ دیش کی آزادی کی جنگ ہوئی تو اس میں وہ گمنام شہید سپاہی جن کے نام نہیں مل سکے، ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے مجھ میں ایک اور اضافہ کیا گیا۔ اس کا نام امر جوان جیوتی رکھا گیا۔“

یہ تمہارے پہلے سوال کا جواب تھا۔"اب سنو میرے نیچے سے گزرنے والے ٹریفک کو میری حرمت اور تقدس کی خاطر 1956 میں بند کر دیا گیا اور دونوں طرف گھماؤ دار سڑک بنا دی گئی۔ تب سے میرے نیچے سے ٹریفک نکلنا بند ہو گیا اور اب تو میری حفاظت کے مد نظر راشٹر پتی بھون اور نیشنل اسٹیڈیم کے پاس سے ٹریفک بالکل بند کر دیا گیا ہے۔"

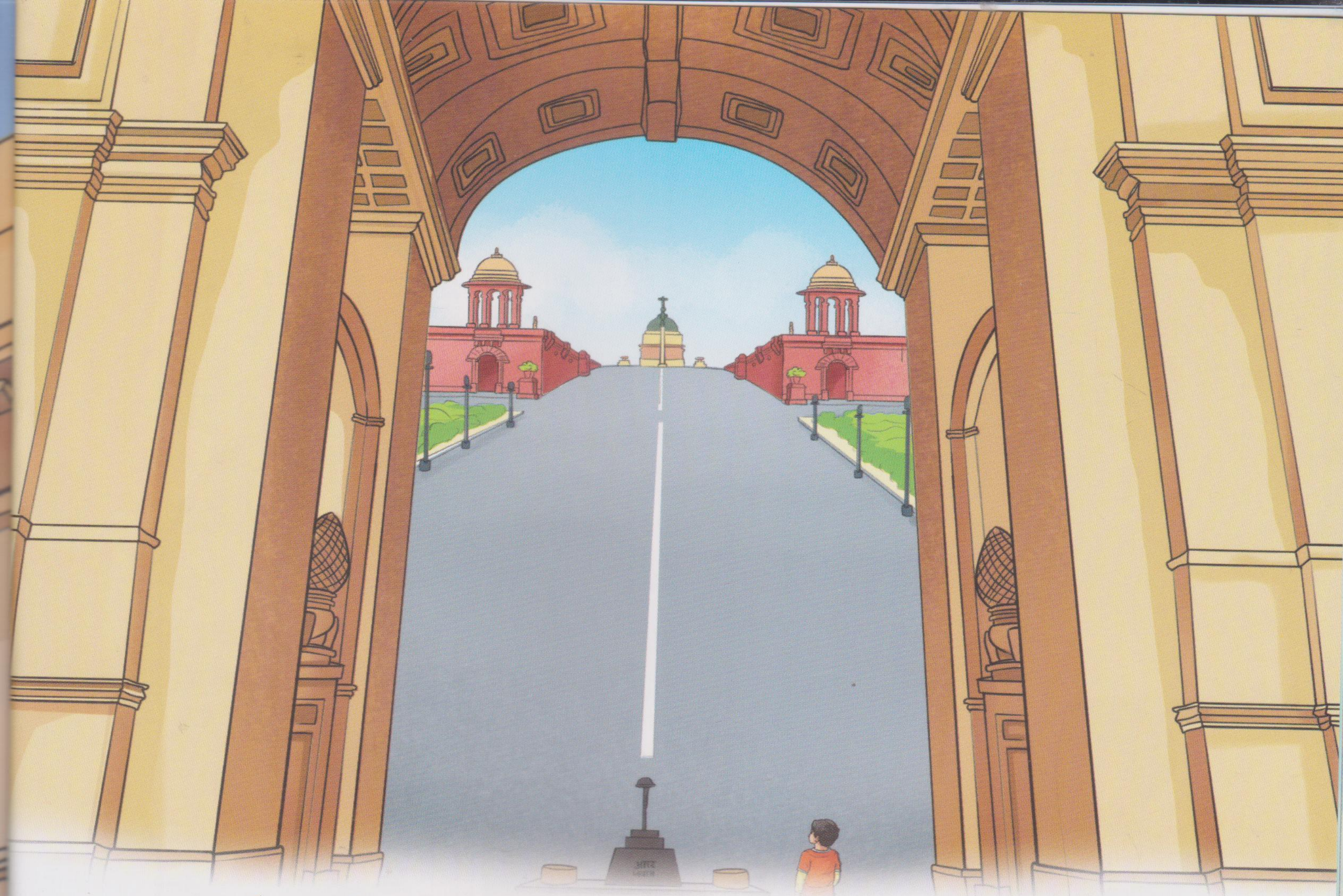




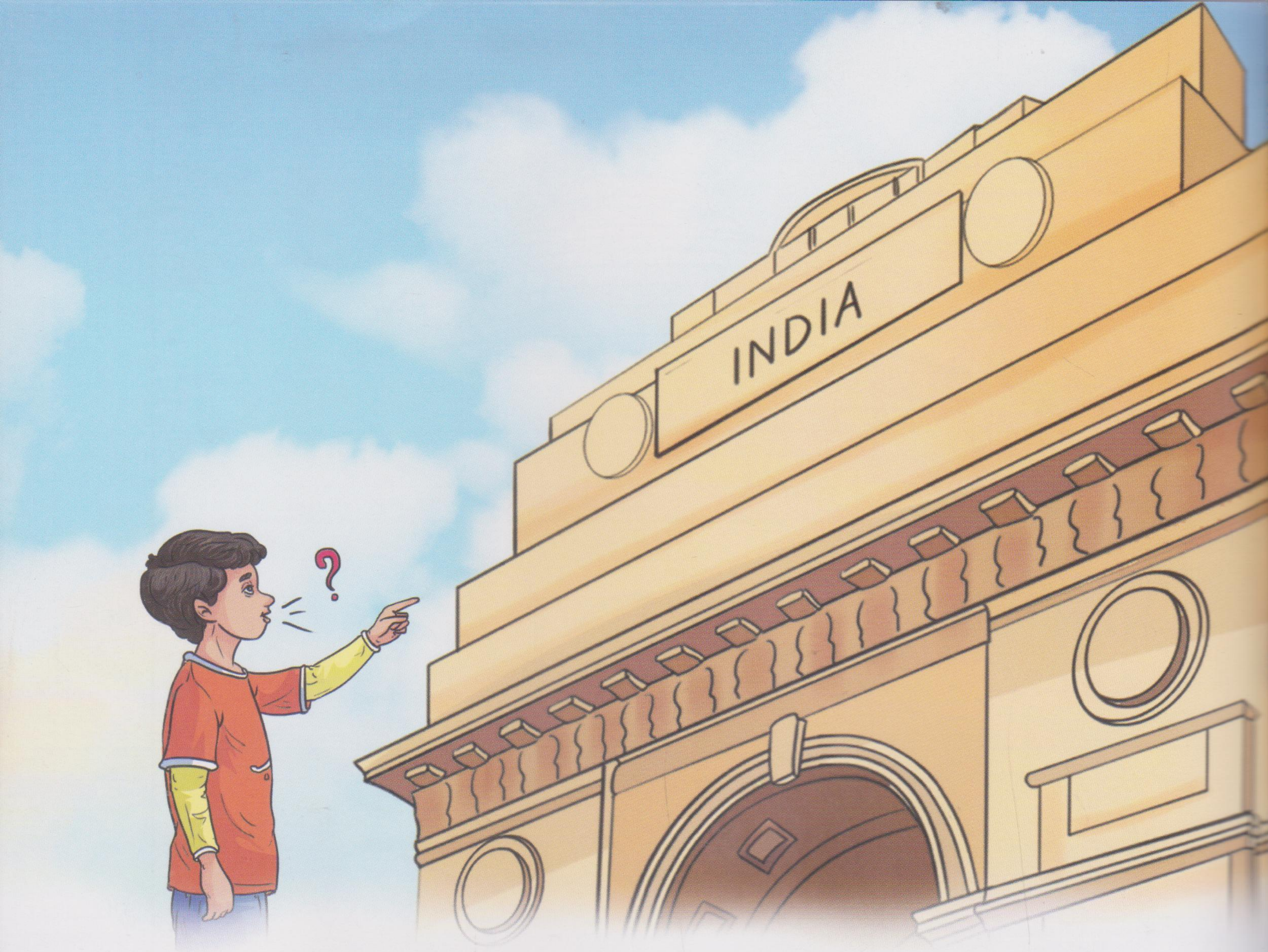
اچھا!'' یہ بات ہے۔ اب سمجھا'' صفوان بولا

'' اب تمھیں یقین آیا میں سچ کہہ رہا تھا۔'' انڈیا گیٹ نے صفوان سے کہا

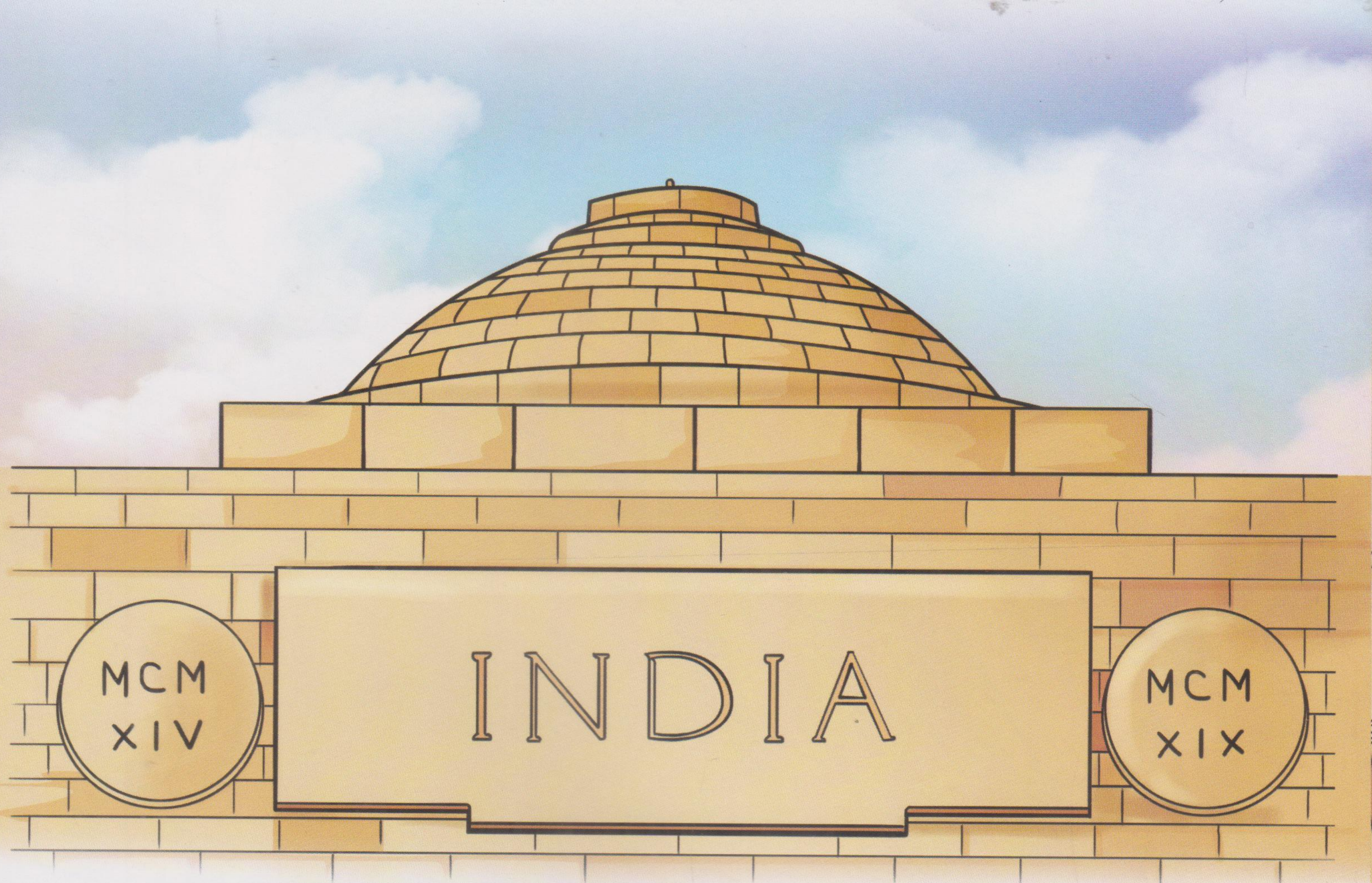
'' اچھا یہ بتاؤ تمھاری اور کیا خاصیت ہے۔'' صفوان بولا۔



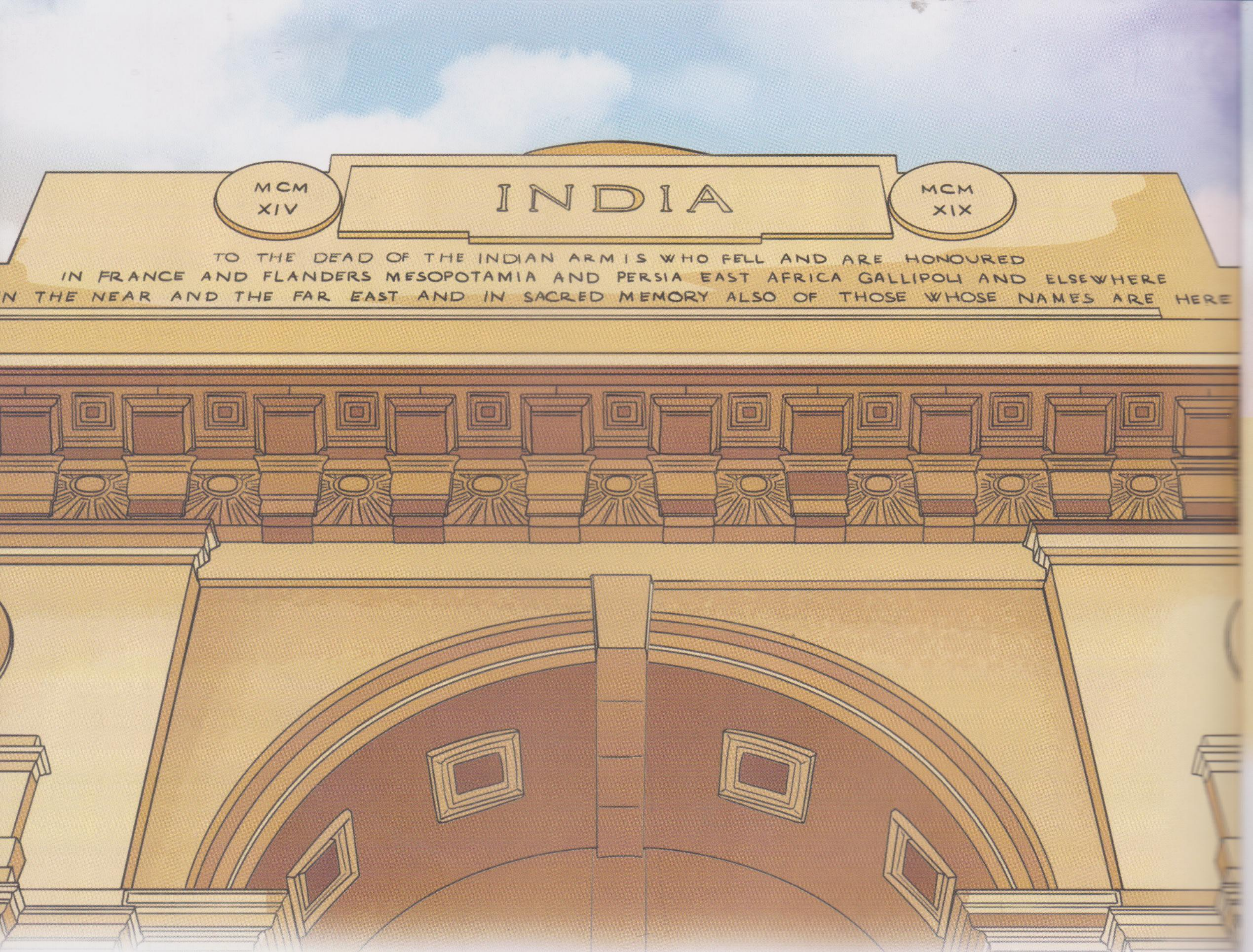
”ہاں میں اپنے فن تعمیر کے بارے میں اور تفصیل بتاتا ہوں۔ تم جہاں امر جوان جیوتی کے پاس کھڑے ہو، ذرا میری گول چھت پر نظر ڈال کر دیکھو تمھیں چھت میں اور اندرونی دیواروں پر خوبصورت نقش و نگار ملیں گے۔ تم اسٹیڈیم کی طرف میرے نیچے داخل ہو کر راشٹرپتی بھون کی طرف جاؤگے تو دیکھوگے دونوں محرابیں کافی اونچی ہیں، جب کہ دونوں سائڈوں کی محرابیں چھوٹی اور کم اونچی ہیں۔ ان کے بیچ میں نیچے فرش سے گلابی پتھر کی کلی نما شکل بنی ہوئی ہے جو دور سے دیکھنے پر گلاب کی کلی سی نظر آتی ہے۔“ انڈیا گیٹ فخریہ انداز میں بتا رہا تھا۔



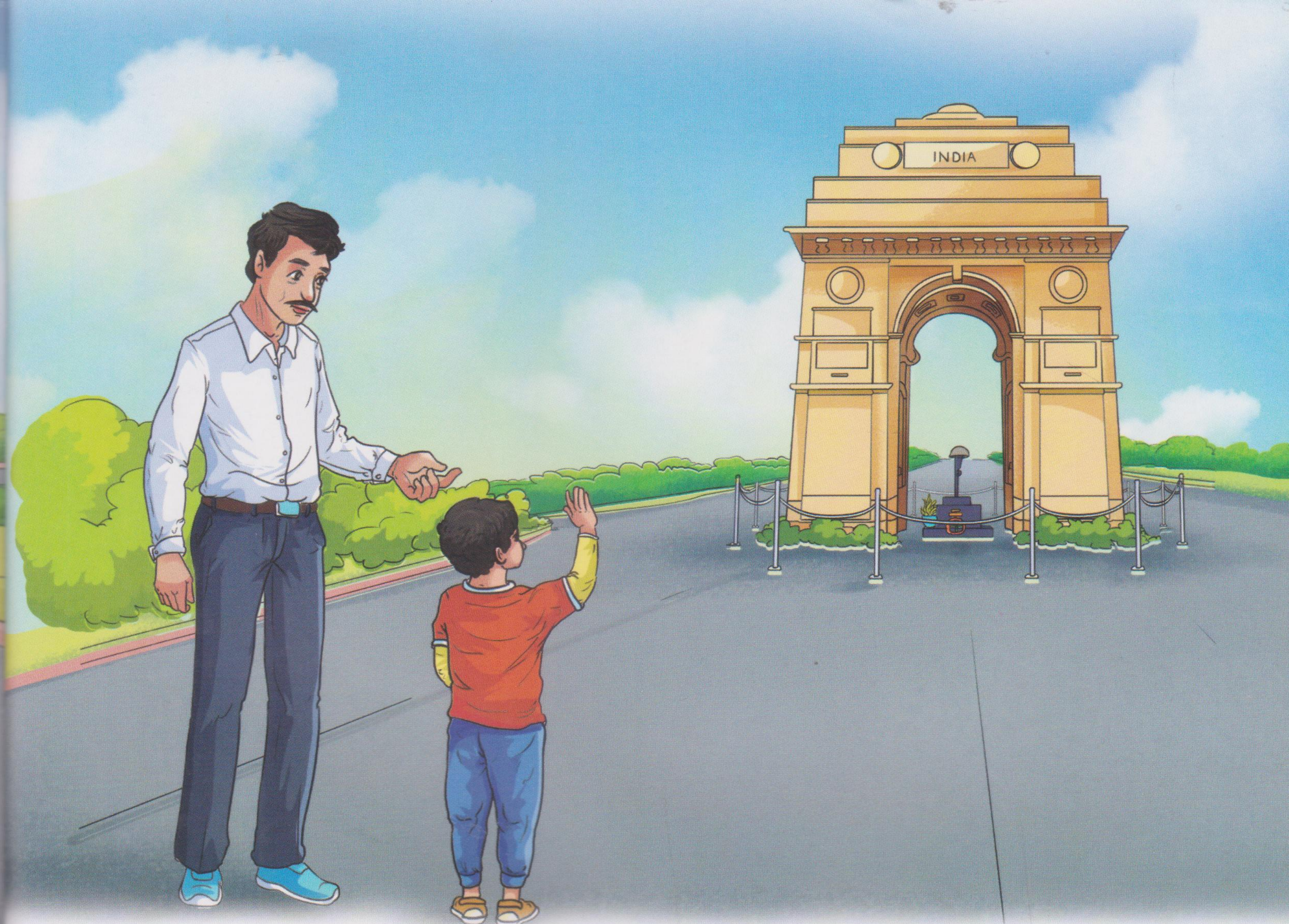
”تمھاری چھت پر گول سا کیا بنا ہے، تمھاری دیواروں پر چاروں طرف سپاہیوں کے نام تو لکھے ہیں مگر تمھارے ماتھے پر ایک لمبی سی پٹی ہے اس کے دائیں بائیں دو گولے سے بنے ہیں۔ ان پر بھی کچھ لکھا ہے، وہ کیا ہے؟“ صفوان نے پوچھا۔



”میرے نیچے سے نکل کر ایک بار پھر باہر جا کر اوپر دیکھو۔ میری چھت پر کارنس کے نیچے قطار میں سورج اور ان کی کرنوں کی لائیٹس سی دکھائی دے گی۔ کارنس کے سب سے اوپر ایک چوکور لمبی پلیٹ سی دکھائی دے گی۔ اس پر انگریزی میں انڈیا (INDIA) کھدا ہوا دکھائی دے گا۔ اس تختی کے دونوں طرف دو گولے دکھائی دیں گے۔ ان پر رومن زبان میں (1914) MCMXIV الٹے ہاتھ کی طرف اور سیدھے ہاتھ کی طرف (1919) MCMXIX لکھا ہوا ہے۔ اس تختی اور گولوں کے نیچے انگریزی کے بڑے لفظوں میں جو کھدا ہے، اس کا مطلب ہے“۔

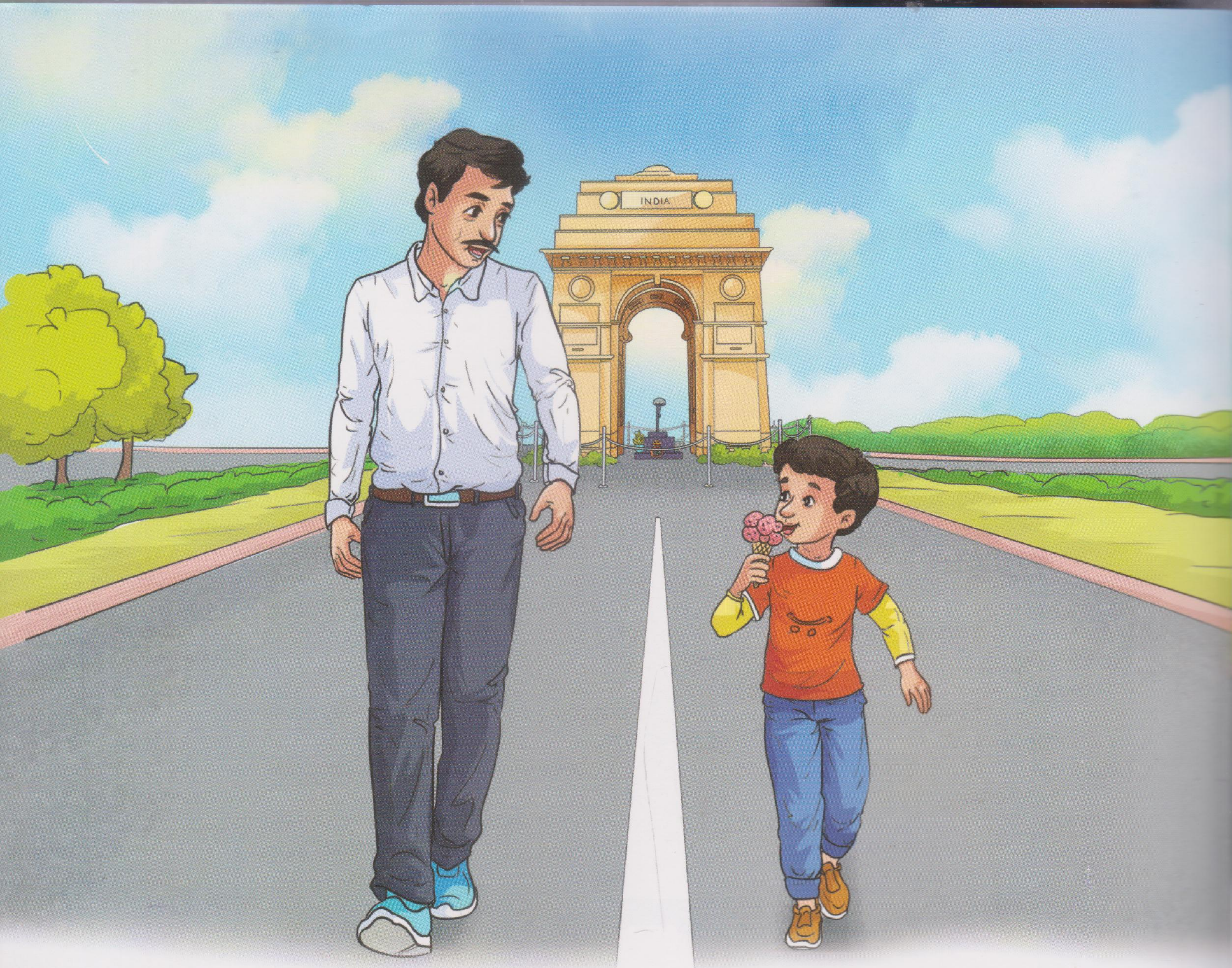


”ہندوستانی آرمی کے ان شہید سپاہیوں کے اعزاز اور یاد میں جو فرانس اور فلینڈرس، میسوپوٹیمیا اور فارس، ایسٹ افریقہ گلّی پولی یا دوسری جگہوں، قریب یا دور مشرق اور جو ہندوستان کے شمال مغرب سرحد پر اور تیسری افغان جنگ میں وہ شہید ہوئے سپاہی، جن کے نام یہاں درج ہیں، ان کی مقدس یاد میں بنایا گیا۔“



ارے واہ! ’’تم نے تو مجھے اپنی ساری کہانی سنا دی۔ مجھے تمھارے بارے میں جان کر بہت اچھا لگا۔ بائے انڈیا گیٹ میں دوبارہ پھر آؤں گا‘‘ صفوان کہہ رہا تھا۔

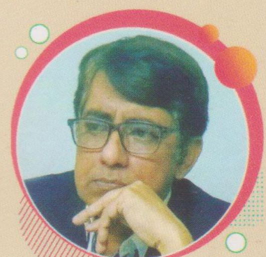
’’صفّو! او صفّو کہاں کھو گئے؟ کس کو بائے کر رہے تھے‘‘ ماموں صفوان کو آوازیں دے رہے تھے۔ صفوان ایک دم چونکتے ہوئے بولا۔



"نہیں ...... ماموں ...... کچھ نہیں ...... وہ انڈیا گیٹ ! ......"

ارے صفّو! "انڈیا گیٹ پر فوٹو نہیں کھینچواؤ گے۔" ماموں مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ انڈیا گیٹ پر صفوان نے کئی فوٹو کھینچوائے۔ آئس کریم کھائی اور واپس چل دیے۔

''میں ہوں انڈیا گیٹ'' اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک دلچسپ اور معلوماتی کہانی ہے۔ اس کہانی میں دہلی کے تاریخی مقام انڈیا گیٹ سے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہے۔ اس کہانی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ 26 جنوری کو یوم جمہوریہ پر ہمارے ملک کے وزیر اعظم قومی یادگار امر جوان جیوتی پر پریڈ شروع ہونے سے پہلے وزیر دفاع اور فوج کی تینوں شاخوں کے سربراہان کے ساتھ نذرانہ عقیدت کے طور پر پھولوں کا گلدستہ پیش کرنے آتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ کہانی بچوں میں ملک سے محبت ایثار وقربانی کا جذبہ پیدا کرے گی۔



سراج عظیم بچوں کے مشہور تخلیق کار ہیں۔ ادب اطفال کے حوالے سے ان کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ مختلف رسائل وجرائد اور اخبارات میں ان کی تخلیقات مسلسل شائع ہوتی ہیں۔ ادب اطفال پر اب تک ان کی سات کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ ان کو ادب اطفال کے باب میں مختلف اکادمیوں سے متعدد انعامات واعزازات سے نوازا جاچکا ہے۔

سراج عظیم

ISBN 978-93-49533-23-3

9 789349 533233

NCPUL | DELHI | INDIA

قیمت -/40 روپے

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت تعلیم، حکومت ہند، نئی دہلی
فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9
انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی-110025